مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القرآن الکریم

اطمینان قلب

الذین امنو وتطمئن قلوبهم بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب(الرعد آیت 28)

ترجمہ:۔ جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یادرکھئے اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کوتسلی حاصل ہوتی ہے

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں انسان کی تمام پریشانیوں' بے چینیوں کا علاج ذکر الٰہی میں بتلایا گیا ہے۔ حقیقتاً ذکر الٰہی سے ہر دل کو اطمینان اور سکون قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے متعدد مقامات پر ذکر الٰہی کی اہمیت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 45 میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے (ولذکر الله اکبر)''کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا (افضل) ہے۔''

اور سورۃ البقرۃ آیت 205 میں حکم ربانی ہے (واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین'' یعنی''اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔''

ذکر الٰہی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ رب العزت نے جہاد کے موقعہ پر کثرت ذکر کا حکم دیا۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت 45 میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا (یاایها الذین امنوا اذالقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون) یعنی''اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے ملاقات کرو (لڑائی کرو) تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیجئے۔ تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔''

علاوہ ازیں سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے فرمایا(یاایها الذین امنو اذکرو الله ذکرا کثیرا و سبحوه بکرة واصیلا) (باقی صفحہ نمبر 83)

ترجمۃ الحدیث

ذکر الٰہی کی فضیلت

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکره مثل الحی والمیت) (رواه البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل الذکر)

وفی روایة قال مثل البیت الذی یذکر الله فیه والبیت الذی لا یذکر اله فیه مثل الحی والمیت) (صحیح مسلم' باب استحباب صلاة النافلة فی بیته)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے اور دوسری روایت میں (جسے حضرت امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے) آپ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں احادیث میں ذکر الٰہی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا مقام مثال سے واضح کیا گیا ہے' کہ جو انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے' وہ گویا زندہ انسان ہے اور اس کا دل زندہ ہے اور جو انسان اللہ کا ذکر ترک کر دیتا ہے' تو ترک ذکر موت کی طرح ہے' جس طرح انسان پر موت طاری ہو جائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کرسکتا' اس طرح اللہ کے ذکر سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کرپاتا' جس سے اسے نفع ہو اور اللہ اس سے خوش ہو جائے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس گھر کو زندہ انسان کا گھر قرار دیا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مردہ انسان کی طرح ہے۔

مذکورہ احادیث کی مثال سے ذکر الٰہی کی فضیلت واہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث رسول ﷺ میں ذکر الٰہی کا مقام ومرتبہ اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اختصاراً دو احادیث کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔ (عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول الله ﷺ قال الذاکرون الله کثیرا والذاکرات)(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ (باقی صفحہ نمبر 83)